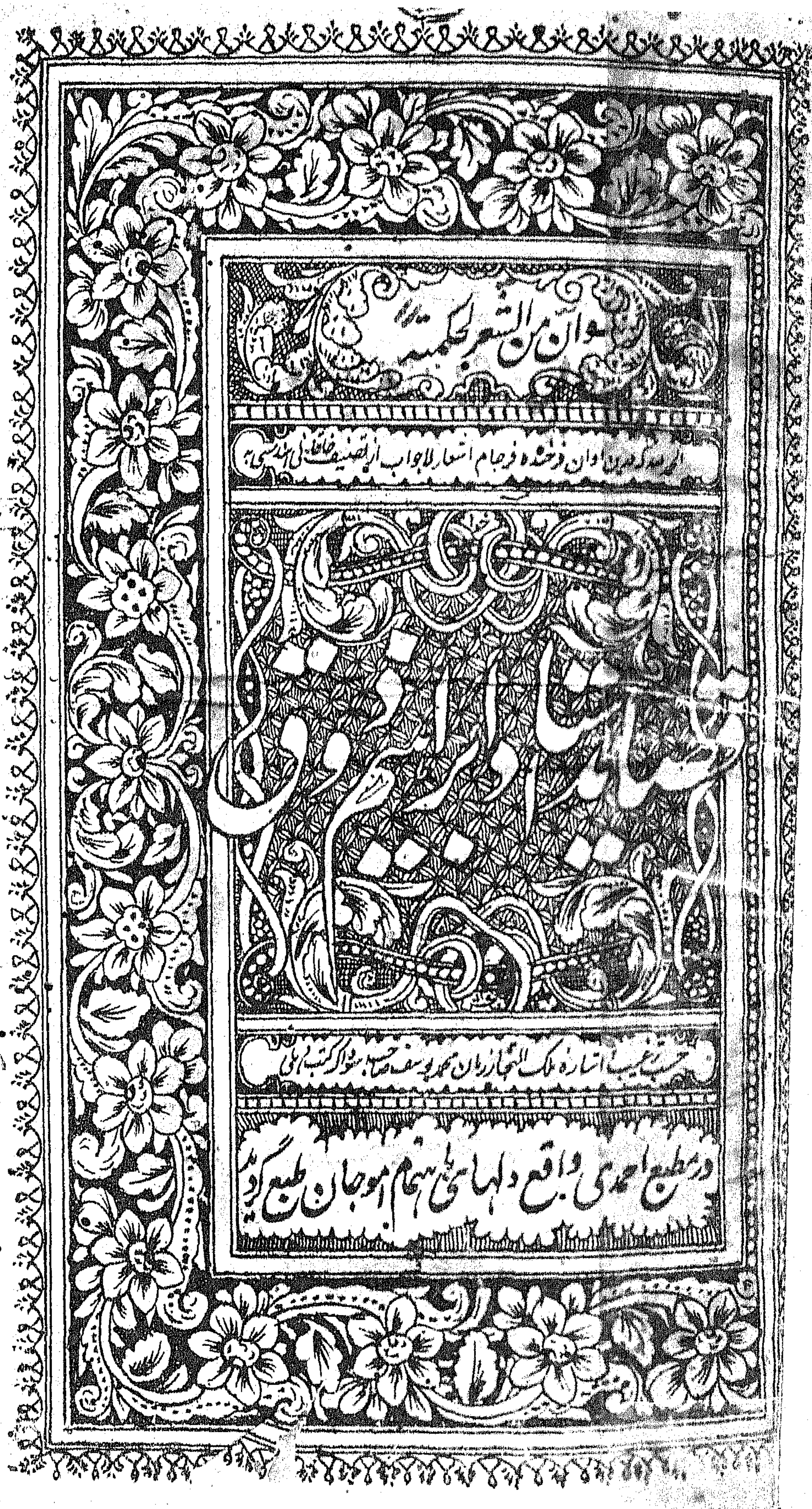


ان من الشعر لحکمة
الحمد که دیوان فرخنده فرجام اشعار لاجواب از تصنیف خاقانی هند است
قصائد استاد ذوق
حسب خواهش استاذ ملک التجار زمان محمد یوسف صاحب سوداگر کتب دہلی
در مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام احمد جان طبع گردید

قصیدۂ خاقانی ہند استاد ابراہیم ذوق در تہنیت عید الفطر

غفر اللہ تعالیٰ لنا و لهم اللهم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب کو میں اپنے سر بستر خواب راحت / نشۂ علم میں سرمست غرور و نخوت

تھی لیتا تھا پڑا علم و عمل کی اپنی / تھا تصور مرا ہر امر میں تصدیق صفت

ہو گیا علم حصولی تھا حضوری مجکو / تھا مرا ذہن نہ محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام / عقل کو تجربہ کی تھی ہوئی تھی کثرت

غرض مجکو نتیجہ سے تھا شکل سے کام / تھی مری فکر کو ہر شکل خطا سے عصمت

ذہن میں سب میری حاضر صور علمیہ / پر جتانا مجھے منظور تھی علمیت

چار ناچار جو رغبت سے یا ذکی کبھی / درس تدریس پہ آجاتی تھی مجکو رغبت

کبھی ہمت تھی مری قاعدۂ صرف میں صرف / کبھی تھی نحو میں ہر نحو مجھے محویت

کبھی میں کون سے دانندۂ بیمار و صحیح — کبھی میں نبض سے بینندۂ ضعف و قوت

کبھی نباتات کی آگاہ میں کیفیت سے — کبھی جمادات کی معلوم مجھے خاصیت

کبھی ہستائیوں سے کرتا تھا میں پیش روی — کبھی لیجاتا تھا اشراقیوں پہ میں سبقت

کبھی میں نفی حقائق میں تھا سوفسطائی — کبھی میں معتزلی باعث رد رویت

کبھی میں جبری مجبور بتعطل و تدبیر — کبھی میں قدری مختار بقدر طاقت

کبھی ملاحد کی تھی تردید کلام الحاد — کبھی وجودی سے تھی بیان وحدت

جوں مہندس کبھی مالوف بشکل مقدار — جوں محاسب کبھی مشغول بضرب و قسمت

کبھی جفر میں تھا مطلوب مثال چہار — کبھی کچھ لفظی سے مقصود تھا بال صفت

خانہ کیسہ سے خارج کبھی شکل احل — شکل خارج تھی کبھی داخل بیت عزت

کبھی کرتا تھا دراہ مہ و زہرہ پہ نظر — کبھی تھا دیکھتا مریخ و زحل کی رجعت

کبھی افسون غریب کبھی تعویذ و طلسم — کبھی تجویز زکوٰۃ اور کبھی قصد دعوت

کبھی تھا علم قیافہ میں یہ ادراک مجھے — ایک صورت سے بیان کرتا تھا میں سو سیرت

کبھی میں تھا شدہ میں ایسا مشغول — کہ تھی ایک نفس ضبط نفس سے فرصت

سیمیا سے کبھی تصویر کش موہومات — کیمیا سے کبھی میں کش گنج دولت

کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی میں شیخ رئیس — کبھی علامۂ عصر کبھی صافی طینت

فائدہ کیا جو ہر ایک علم کی جانی تعریف

فائدہ کیا جو ہر ایک فن کی کہی ماہیت

فائدہ کیا جو ہوئی آگہی ہر مذہب

۳۵

[margin, top — uncertain reading]
الله الله ری حسن ...
ہے بنا وہ صانع کا تماشائی ...
یاد کرتا قدر عنا کوئی ...
کس کی نظارے سی تو دیو بہشت
کہ گئے اہلہ فری دیکھتا ہی خواب میں ...
پا ہوی بیٹا جو افسانہ خواب غفلت
ہم مقالات مثال قصص مصنوعہ
بنی کوئی ناجی شیخ علیہ الرحمۃ
علم ہی لا کرم جو شیخی پری پر بی تقدیر
نفدر ترا کرامت ہو خرق عادت
کہ تصوف ہی جو صوفی سجادہ نشین

مطلع

گر بندہی صاحب ہنر کو مقدر بغرت
جو ہنر مند ہی بالفرض تو کیا ہی قسمت

کیا ہوا علم معقول سی اگر کیف کی ہی
لیک بے یاوری بخت نہیں کیفیت

قاضی چرخ مجھی تو ہی کیا گر تیری
شکل ہفان فلک کہتی ہیں طالع نکبت

دور گردون موافق ہو تو ہو اور خفیف
جرو انتقال نہیں جتنی او نہا ہی بخت

اگی برگشتے بخت کی چلتی کی نہیں
نظر ہی علمی کو ہی تیری حکمت

گو فصاحت میں تو سحبان ہم مگر بی تقدیر
حرف مطالب جو دیا تو ہو تیری لکنت

گو ریاضی میں جی صنائع اگر بخت ہیں م
نقش باطل ہی تیری شکل و صنعت

کیا ہوا جانا اگر مسئلہ بیر و منار
پستی بخت سی جو تجکو نہیں ہی رفعت

کام تقویم نہ آئی نہ تیری اصطرلاب
طالع ہی سی اگر نیک نہ ہی ساعت

علم سی ہو نہ کبھی چارہ آزار نصیب
نور سینا ہی تو کیا سینہ میں غم ہی حسرت

شو وائین تری نسخہ میں ان ہو بی تقدیر
نہ ہو بالخاصیہ تاثیر نہ بالکیفیت

علم سیریج سی گو بوی تو نخل تاریخ
ہیمقدر نہو حاصل ثمر بی لذت

علم سی جو سبق اتنو ملا یک نہ پاوہ دیکہ
بخت بد سی ہو مستوجب رجم و لعنت

ہوا مسجود ملایک یہہ ظلوم جہول
یعنی انسان قوی بخت ضعیف الخلقت

[margin, right — uncertain reading]
دم تکبیر جو کہتا ہی منادی قامت
چشم وحشی کو اگر ہی وہ دکھلائی ...
دل شکست زدہ کی ...
[illegible]

[margin, bottom]
[illegible]

مطلع ثانی

شوخی اوس چہرہ میں ان گلین سے حیرت جیسی | نازنین چشم میں نرگس ہو جیسی نکہت
لب بانخوردہ کی شوخی کی ہی اگی آیت | گو لگادی وہ مسیحا پہ بھی ہی تہمت
نازک اندام وہ اور سنگدل اونسی ہی سوا | آیا جن سنگدلونکی لئی ہی ہم قسمت
نسیلے سینہ پہ تہی جدبس نشست کا عکس | نظر آتا تہا صفائی سی الف کی صورت
چینی نازک کا وہ اپنی دکہا کر عالم | ایکعالم کا ہوا لیکی بغلین حیرت
اللہ اللہ ری تیری نگہت اور ری منیر | واہ ری تیرا بتحیر ترہی بلبلی بجنت
ٹہر انداز بلا ناز کرشمہ طناز | سحر خشمناک ستم ایا و کرشمہ آفت
جا بجا عالم مستی مین قدم کو لغزش | دمبدم نشار صہباسی زبانکو لکنت
آنکھ اونسکی مسیحائی کہا بالین پر | لا نہم قسم کہ تیرا غافل ہین وقت غفلت
شور نجی سی آشنا نمک افشان ہو کہ ہو | بادہ میکدہ عیش کی کم کیفیت
کیا سبب با کدورت سی نہین کیون جاکے | دل تراشیدہ عشق کیطرح یک ساعت
برم ہستی مین منش بحال رہیگا کب تک | صورت شمع سحر ہو روتی صورت
آتش لسی تیری گوشہ تنہائی مین | بنگئی شعلہ جوالہ کمند وحدت
وقت ضایع نکرو نہ بستر اندوہ سی تو | چل درمیکدہ تک سے حرکت سی برکت

ابھی کلفت عصا لیتی تھا عین ظلمت
طفل و نحشی کی شوخی کیطرح سو سو بار
دیو کی مستونکی سینہ کو ابر رحمت
کبھی پہونکی ادو زہر و من اگنی بیا کر
بانگی بادہ فروز ہر کہین کی قیمت
قفل ہو ابر کا قفل ہوی ابر کی تمام

تیرا احسان بہار چمن صد زنو
ترا دیوان عدالت ہی محل عبرت
در دروازۂ دولت ہی مقام امید

مصحف رخ ترا الحمد ہی ام الکتاب

مطلع ثالث

مطلع صبح کو ہو سامنی جسکی خجلت
کسنی ہی بنائی وہ مطلع روشن یکتا

لی نمک آتا لطف حسن مہ انجم جس صبح
ہو گیا زرد رخ شمع و چراغ خلوت

چونکی مرغ سحری عرش سی آواز خروش
ہو گئی خواب کو آوازۂ کوس رحلت

باغ عالم مین ہین مرغان اوٹھی اب تکبیر
مثل مرغان سحر نغمہ طراز عشرت

وہی ہی مسجد مین موذن لیے اذان نماز
با وضو ہو کی نمازی لی ہی ہاتھ مین سبحت

ہوئی بتخانہ سی ناقوس کی پیدا آواز
چلی جھنا کو برہمن کوئی لیکر مورت

اوٹھی میخوار صبوحی کی لئی لیکی سبو
کہ عدا آوت ہی اگرچہ ہی ترک عادت

ایکطرف سے ہوئی گہڑیال کی آواز بلند
ایکجانب سے لگی آنی صدائی نوبت

سحر عید ہی کر عید کا سامان نشاط
اور شادی کی ہی آمد شب غم کی رخصت

آج وہ دن ہی کہ آغوش مین لیکر مجکو
کہتی ہی لی لک ہر شاہد طوبا قامت

اب ہین بیدار تری بخت مددگار نصیب
اب قوی ہین تیری طالع تیری یاور قسمت

فکر کر تہنیت عید کا اوس شاہ کا تو
دور مین جسکی ہی ہر صبح صباح دولت

وہ شہنشاہ بہادر شہ کسری انصاف
خسرو جم خدم و داور دارا حشمت

قوت ملت و دین قامع کفر و الحاد
حامی شرع نبی ماحی شر کفر و بدعت

حکم شرعی ہی کری سلب وہ سب حب ذوق
مرد مجذوب سے گر ترک ہو ستر عورت

کون اوسکا ہین صاف صفات نیکو
کون اوسکا ہین سرگرم ثنا و مدحت

تیری تدبیر پر از دفتر ہوش و فرہنگ | تیری شمشیر پر از جوہر فتح و نصرت
دعوت صدق پہ لائی تیری ایمان بتصدیق | دست ہمت پہ کری تیری سخاوت بیعت
تجھسے راضی ہی خدا اور خدا کی مقبول | تیرا حامی ہی نبی اور نبی کی عترت
عزم کو تیری ہی ہر عزم میں عزم بالجزم | قصد کو تیری ہی ہر قصد میں دعوت
قوت روح ملایک ہمہ قدس ہین ہو | ذات قدسی کا تیری عطر قبا ہی عفت
کیا اللہ نی جب تجھسا لنعمت خلق | کیونکہ وہ حیث خلایق پہ ہو شکر نعمت
لطف شیرین سی تیری کام حلاوت ہو اگر | تمر تلخ ہو حنظل کا سبوئی شربت
شوکت عقرب جرارہ کی مانند رہی | دل حاسد میں خلش کر ار شاک شوکت
روشن شیشہ ہر ایک سنگ ہو ریزہ ریزہ | تیری البرز پہ گر گرز کی تیری ضربت
سر کشف دار چھپاتا ہی فلک زیر سپہر | کیا غضب ہے تیری شمشیر غضب کی ہیبت
ای طوفان جو تیری قہر کا طغیانی پہ | کشتی نوح ہی اعدا کو ہو گرداب صفت
تیرا بدخواہ رہی حرز سی بہاتا ہر دم | دین تعویذ اوسی تا بنشان تربت
وہ تیری تیغ میں برش ہی کہ جسکا سایہ | کر دی یکدم میں ہیولی سی مفارق صورت
آشیادار پہری کیون نہ فلک گرد زمین | تیری توسن کے جو کاوے کی اوڑا جائے بہت
کیا تری فیل کی اوصاف لکھون کہ وہ ہی | ابر رعنا جبل پیکر و گردون رفعت

۵۷

ای شہنشاہ صفا دین سراپا صورت
فرد تفصیل جوامع ہی رخ جامع
عرض حاجت کی ہین سامنی تیری حاجت
عید کو دیکھ تیری سامنے خلائق کا ہجوم
ای عارف کہ ہم کثرت میں ہی ظاہر وحدت
لکھی گر خامہ ہزار وصف بتعمیم اخلاق
تو ہر ایک نقطہ ہو اک نافۂ مشک تبت

عید ہر سال مبارک ہو تجھی عالم میں

قصیدہ ثانی در تہنیت عید الفطر مدح بادشاہ

لاتا نیرنگ سے ہی گاہ نئے چرخ بخیل
واہ بگڑا ہی جہان میں چشم تشبیہ کا سے نیل

دور زمانہ سی یہ عیاش ہی ہوش ربا
لاکھہ بیہوشیون سی جسکی بہری ہی زنبیل

ہی کل کا احاطہ و دغربت کا حصار
کہ بجز حفظ خدا جسکی نہ خندق نہ فصیل

کم ہون طالع ہر کی خرابی سی صفات صلے
زنگ دیتا ہی چہپا جوہر شمشیر اصیل

ہوتی حیرت ہی ہین مرد دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں تو کچھہ کم نہیں قہمائے چیل

پیش دشمن نکلد حق سی نہیں مانع کو ایچ
بلکہ ہی آتش نمرود گلستان خلیل

نہیں بی عید علائق کسی عالم نزرک
رزم حیدر میں ہی تہوڑی تہ زنجیر ہی فیل

عید یکروز یہان ہین مضان ہی یکسان
بعد ہی کثرت تکلیف کی یہان عیش قلیل

قابل انسان کی محبت کی ہی انسان نہ ملک
بنگیا پیش نبی صورت دحیہ جبریل

ہی خاک ہی قابو نکو یہہ سفر حشر تلک
نہیں تا تحت ثری منزل آرام جمیل

کشت سبز فلک دینی سی نر کہہ چشم ثمر
خوشہ فیض سی لی بہرہ سہی فرع نیل

جتنا خورشید تپی اوتنی ہی بارش ہو
ہوئی کیونکر طپش عشق نہ رحمت کی دلیل

شمع کشتہ کی لئی ہی دم عیسی آتش
سوزش عشق سی زندہ ہون محبت کی قتیل

عشق کہیلا ہی یہی اک زار جفاکش ہی
بار صدکوہ الم لی عمل حجر ثقیل

مطلع

کنج حیرت میں کیون علم ہوئی تفصیل
پہر عجب کیا ہی جو مدرسی ہی جہین ہی نالہ دلیل
درس توحید سی اون ایک شفا کا نسخہ
بحث میں علت و معلول کی ہی عقل علیل
جلوہ افروز ہی یا ... ادب

٥٨

پہر بہار چمن عمر مین لگیری کیون | سیر کر سیر کہ ہی فرصت گلگشت قلیل
مژدہ عید سی ہی ایکبہ تو کیا زنگ چمن | کلکی رنگین ہی قبا غنچہ کی رنگین مندیل
ہوہی آراستہ ہین آج بد لکی پوشاک | فصل سی باغ تلک باغ سی ہی تا بجیل
نظر آتا ہی بزنگ لب ساغر جو ہلال | شکا پڑتا ہی لب شوق تقبیل
گاہ می جم مین ہی کہتی شیشی کیا کیا پیچ | روح کرتی ہی کسی مست کی قالب تبدیل
تہنیت خوان ہو تو آج اوس شہ بادل کا | جسکی نزدیک ہین اک قطرہ ہی کم قلزم و نیل
وہ بہادر شہ والا نظر و پاک گہر | خسرو چرخ سریر و شہ خورشید اکلیل
ماہ و خورشید زمین کامل ہو جاتی | نظر مہر مین اوسکی ہی تو نور تکمیل
نور معنی ہی بہر شکل نتیجہ اوسکا | الغرض ہی تشکل شہنشاہ تشکیل
مدح حاضر مین پڑہون مطلع روشن ایسا | مطلع شمس کو بہی جسکی ہو و تخجیل

مطلع ثانی

بعد شاہان سلف رکہتا ہی یون تو تفضیل | جیسی قرآن کو ہی توریت و زبور و انجیل
تو ہی شاہ سطر جیسی عزت وہ اولاد تمر | جیسی معنی ہی شرف افزائی بنی اسرائیل
نور افزائی بصارت ہو اگر تیرا جمال | آئینہ آنکہون سی نظر معنی المد جمیل
روی نیکو پہ ہی مائل پیر عجمی ہی نیکو | کہون کیونکر کہ الحسن لجمیل

کوہ البرز کو سایہ مین دبالی آ بہ
حملہ اور ہو وہ جیسم تو پی جان عدو

تو جو محراب عماری مین اجا جلوہ نما
خانہ تو جمین شیب جہانتاب آیا

محکمہ مین تیری انصاف کے ہوا تہہ قلم
جوہر تیغ اجل ایک تیر حکم کی نقل

عہد مین تیری جو ہو راہ تعدی مسدود
عدل نی تیری کیا دہر نی مین گلزار

ہمین یہہ جوش گل و لالہ نکل آیا ہی
ذوق کرتا ہی سخن تیری جا پر کوتاہ

عید ہر سال ہو فرخ تجہی با جاہ و جلال

ہی وہ ای شاہ فلک رتبہ تیری فیض لقب
اوسکی تحریر طوم ہوت کشش عزرائیل

اوسکی واسطہ یہہ تحریر طوم سی تمثیل
دن تو کوتاہ ہوا اور ہوہی شب اطویل

دہی اگر ہو لکی ہی کوہی سر جو کی تحصیل
تیر حکمی قضا حکم کی تیری تعمیل

کہلی فعل ستم بستی باب تفصیل
آج تک عدل مین کوئی نہو تیرا عادل

داد خواہی کی لئی خاکسی تن تاجبیل
ہو گران خاطر نازک پہ مبادا تطویل

ہون قوی پایہ تیری دو بہ صد قدر جلیل

جو ضلالت سی ہون بدخواہ تو ای ظل خدا
زل اقدام سی ہون خاک مذلت پہ ذلیل

قصیدہ ثالث در تہنیت شادی شاہزادہ جوان بخت

پائی ایسا ایک دن نہ کبھی اختر آسمان
کہتا ہی اگر ہزار برس پہ کبھی آسمان

قطعہ

۱۵

گردانی پارہ پارہ فتیلوں کی روشنی
مہتاب کو سمجھے کہیں چادر آسمان

پہیہ کہیں پہ وہ خوش رنگ کو ہو
فایق ہو گیا سو جیسے ساحت پر آسمان

تھیلیوں میں ہیں وہ نقل شیرینی کا عکس
کی کہکشاں کی مانگ میں موتی بھر آسمان

آرایش ایسی ہے وہ گلہای رنگ رنگ
اونا سا جیسے غنچۂ نیلوفر آسمان

ہوائی وہیں پہول طلائی و نقرئی
لیلکے ماہ مہر سی سیم و زر آسمان

نقار خانہ کی ہے چراغاں سی شکوہ
گویا ہے ایک زمیں پہ ہزار اختر آسمان

گرتا ہے قصر تخت پہ نقار خانہ کی
شہنائی کی صدا کو جو سنتا ہے آسمان

آواز پہ دمامہ و نوبت کی پیچ و تاب
بجا دی ساز کو تکی ہی اوپر آسمان

دولہا دولہن ہی یہ بھلا بیت سہاگ کے
آیا ہے ایک سیو اک پر انسکرا آسمان

جائی عجب نہیں ہی کہ عطر سہاگ کے
شیشے کی شیشی بھر کی لی آوے گر آسمان

پایا ہمیشہ دولہا دولہن ہیں سہاگ
جب تک کہ شوہی نیچی ہیں اور پر آسمان

مہندی کی صفحہ لکھنی کی قابل نہیں کہ
نیلا سا ایک کاغذ ہی مسطر آسمان

جو ہر چہ اوڑھی ہے اوشکی جوتی ہے بلند
رکھتی ہی سر پہ مثل گل احمر آسمان

گرتا ہے برات کی شام سی نثار
شبنم کی چاہی صبح تلک گوہر آسمان

پونچھی برات ہو نکی نہ پھر کہیں ہم کو
انجم سی لاکھ جمع کری لشکر آسمان

مطلع

کرتا ہی جسکا روز طواف در آسمان
وہ شاہ نامور کہ بہادر شہ اوسکا نام

مسدس در تہنیت عید الضحی

[illegible]

خطبہ کیوا سطی تیری نام بلند کی
گر ستر ہی خطیب ہے تو ممبر آسمان

وہ بحر بیکران ہی تیری ہمت وسیع
ہی بلبلا سا ایک کنارے پر آسمان

دریا ہی قہر تیرا جو طوفان کرے بپا
بہجاے مثل کشتی بی لنگر آسمان

قد پر تیری وہ راست قبای علو جاہ
زیبندہ جسکی واسطی بالا بر آسمان

تیری گہر فشانی دست کرم سی ہے
گویا کہ ایک دامن پر گوہر آسمان

چمکای تیغ نیر اقبال گر تیرا
ہو مصقلہ ہلال تو صیقل گر آسمان

یون ملین تیری جلوہ ذات محیط حق
آجاے جیسی آئینہ کی اندر آسمان

شوکت مین تیرا رخش فلک سیر کیا تیہا
رفعت مین ہی یہی ہیچ پل سکر آسمان

تہا عجب نہین تیری تدبیر کی لئے
بنوای ماہ نو سی رکاب زر آسمان

پہچانا اوسکی کاوشکی انداز کو کبھی
کہتا ہے زمین پہ سدا چکر آسمان

انجم ہی کیا تمہاری نعل سمند کی
ہی بلکہ تیری گرد رہ لشکر آسمان

قطعہ

مانا اگر بلند ہی یہ شان و شکوہ مین
ابھی نہی تیمری ہو ہی کیا ہمسر آسمان

پر اوسکی نقش پا کی مقابل نہ ہو سکے
چاہ آفتاب ایک جگہہ کیونکر آسمان

یہہ ذوق کی دعا ہی کہ جب تک زمانہ مین
منسوب ہر ستارہ ہوی آسمان

سر ہفت آسمان جب تک کہ دور ہفت اختر ہو
الٰہی یہہ بہادر شاہ شاہ ہفت کشور ہو

ہی نام سلیمان تا نگین حکمرانی سے

[illegible]

[illegible]

دکھین تا ہو وکو اتش پر اور آتش کو ہے میں رہی تا فقہ مین مشک اذفر ہو اور بو مشک ختن میں	گل تر تا ہو گلدان میں تیری آنکھ تا گل تر میں صدف میں تا ہو گوہر اور تا ہو آب گوہر میں

تیری ابر کرم سی باغ عالم تازہ و تر ہو
شمیم لطف سے تیری جہان تک سن معطر ہو

طریق رہبری میں خضر ہو جب تک ہدایت مین رہی درویش تا قطع تعلق سی جہان سکن	سہارا ہو ہی تا بحر غریق الماس کا مسیحا کا ہو بالاخانہ تا خورشید روشن

چراغ عمر سی تیری جہان سارا منور ہو
فروغ اسلام کو ہو رونق دین ہمسر ہو

شفق گلگون کری جب تک سحر کی تو دی نیلگوں کو ثریا نورتن تا کہکشانکی ہو ہی بازو کو	کری آراستہ تا شام اپنی ہو ہی گیسو کو کری سیمی ہی تا قوس قزح سبز اپنی ابرو کو

لب بان خوردہ دشمن کی لہو سی تیرا خنجر ہو
سر بدخواہ فندق تیری انگشت سنان پر ہو

گلستان میں تا گل اور گلستان شاخ پر پیدا نہال تاکمیں انگور ہو انگور میں صہبا	نیستان میں تا نی اور نی سی نغمہ ہو پیدا نشہ صہبا میں اور نشہ جب تک نشاط افزا

شراب عیش سی خالی کبھو تیرا نہ ساغر ہو

[illegible]

سنہ [illegible]

برائے دعا ہم خسرو ذوق سخن ور ہو
ہمیشہ تہنیت خوان ہو دعا گو ہو شاعر ہو

سہرہ شاہزادہ جوان بخت صاحب

ای جوان بخت مبارک تجھی سر پر سہرا
آج ہی ان سعادت کا تری سر سہرا
آج وہ دن ہی کہ لائی در انجم سی فلک
[illegible]

[illegible]

[illegible]

رو سی فیض پہ جو ہین تیری برسی انوار	بار بار برسی ہی بہا ایک گہر سہرا
ایک کو ایک پہ ترجیح ہی ہم آرایش مین	سر پہ دستار ہی دستار کی اوپر سہرا
ایک کو مہر نہین صدکان گوہر مین چہوڑا	تیرا بنوایا ہی لیلیکی چہوگوہر سہرا
بہرتی خوشبوسی ہی آتی ہوئی باد بہار	الله الله وہ پہولو نکا معطر سہرا
سر پہ طرہ ہی قرین وگلین بنکی	کنگنا ہاتہہ مین پہنا ہی تو منہہ پر سہرا
رونمائی مین تجہی دی ہی وہ خورشید فلک	کہولدی منہہ کو جو بہ منہہ سی اپنا کر سہرا
کثرت ناز نظرسی ہی تماشائیو نکی	دم نظارہ تیری روسی بکو سہرا
بہ جوش اسپامین سی بناکر لایا	وہ سی تیری ہی ذوق جو سہرا
جسکو دعوی ہو سخن کا یہہ پیدا وہ اسکو	دیکہہ اس مطلع سی کہتی ہین سخنور سہرا

غزلیات

ازل سی یون دل عاشق ہی نور کی قندیل	کہ جیسی عرش خدای غفور کی قندیل

مطلع ثانی

سمجہہ وہ دسنا گوش لعد کی قندیل	تجلی ہی صبح نشور کی قندیل
ہمارے کعبہ دلمین ہمیشہ روشن ہی	اسکی باب کمال ظہور کی قندیل
جہان ہو خانہ عشرت جسی ہو اسکا فروغ	کہ اسکی ہی سین پر غرور کی قندیل

[illegible]

[illegible]

سر مہر کیسی سبکی لگی ہی دل بسر دیجے
دیکھی کیا ہو کہی اب حجاب نکھے ہی ہی
ایدل ایسکی تیر کی ہمراہ سینہ سی نکل
کیون ہم گرجا ہی آہو ایسی جھی ہی تیری
سرخی بان دیکھلی ابہ جوبد نانبر تیری
نقش حیہ لیکی نکلا کر و یاد دو رد و

یہاں سی ہٹ جا دہوپ ابر باران چہوڑ کر
دلکو ہی کا فر تیری لف پریشان چہوڑ کر
ورنہ بچتا نیکا تو ہیہ سیاہ بہتہ دان چہوڑ کر
شیر یہا گلین جسکی پانو نسی بیابان چہوڑ کر
اوڈہہہ کہرا ہوا تہہ ہی بستہ جان جہوڑ کر
ہی جو سوگرم سفر تن کو پریشان چہوڑ کر

مطلع

اوڈہہ گیا وہ آج سبہی کا سامان چہوڑ کر
گرچہ دادیبی قناعت اہ کہ گفتہ کہ طرح
سیاہ غرو دل بچتا ایا ہون کہبت اتہہ
پڑہ غزل ایی ذوق کہ ہم سی اب تو جا

ہم تھی ہی دل سی بیمار ہجران چہوڑ کر
دوری ساقی کو کہی ہی انسان چہوڑ کر
جو کتا ہی کیون نہ سبب گردان چہوڑ کر
جانب مضمون طرز گفتہ جانا چہوڑ کر

مطلع

جب جلا وہ مجکو بسمل خون میں غلطان چہوڑ کر
کیا ہی بچتا یا تہا میں قاتل کا دامان چہوڑ کر

مطلع ثانی

ہیں وہ مجنون جو نکلون کنج زندان چہوڑ کر
حسب تک کہبا دو سینہ کا طمکان چہوڑ کر

۵۱۵

نہی بن کہ بار سیہ ہم خانہ ویران چہوڑ کر
وصل میں گو ہو وی بجکو روبت ماہ رخ
روی جانان ہی کو دیکھو نقش قرآن چہوڑ کر
اذون گرچہ دیکی میں ہی پاری قدر سخن
کون جاوی ذوق پر دلی کی گلیان چہوڑ کر

غزل

[illegible]

اے بار رہ ہجر شب غم سے کم نہیں
جام شراب دیدۂ پرنم سے کم نہیں

دنیا ہے وہ کہ جمع کبھی صحبت پریشاں
ہو جسکی بزم جام [illegible] سے کم نہیں

اور بس لف عنبریں [illegible] اے مسیح دم
کچھ بہت [illegible] سے کم نہیں

زنہار [illegible] کیا اشک لالہ گون
اے خزان بہار کی موسم سے کم نہیں

سرعت ہے نبض کی رگ [illegible]
دل کی تپش [illegible] سے کم نہیں

وحشی کو تیری چشم کی مژگان نیشتر ال
صحرا میں تیرا خوف [illegible] سے کم نہیں

ہوتی ہے جمع زر سے پریشانی آخرش
درہم کی شکل صورت درہم سے کم نہیں

ساقی ملے ہزاروں فلاطون خاک میں
جو خم ہے جا [illegible] سے کم نہیں

اور عیش وش کا [illegible] سے ہے سوا
لیکن [illegible] سے کم نہیں

شوریدہ سر [illegible] دھوتے ہیں زخم دل
تیزاب میری [illegible] سے کم نہیں

تو نے تیری پارۂ الماس زخم دل
مجکو تو جلوہ گل شبنم سے کم نہیں

اے ذوق کسکو چشم حقارت سے دیکھیے
سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام میں ہے وہ جو تکلف نہیں کرتا